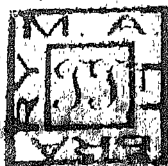
رسالہ قواعد زبان دکنی







تعریف خدا کو ہے مسلم | پیدا کیا جس نے کن سے عالم
دی خلق کی آدمی کو قوت | بخشا اوسکو شرف کا خلعت

ق

ہر دم ہے جدا احسان و اکرم | حیوان و پری و دیو و مردم
دریا و زمین و کوہ و صحرا | باغ و گل و سبزۂ خطا
سب کا ہے وہی بنانے والا | تا آخر سب فنا کرنے والا
انسان سے خلق کو بنایا | احمد نے کہا ہے ما عرفنا
احمد وہ نبی صاحب شان | نازل ہوا جس کے حق میں قرآن
قرآن سے کیا بیان محشر | تھا شور فصاحت اوسکا گھر
آتش سے [illegible] | بولا تو عرب سے عجم تک

گو صفت کرسی فلک سی تھی	سطح مین اوسکی الگ جو کچھ تھی
کیا نہ تھا کیا بلندی شان	ان پانچون حصے کے اوشہریان

واضح ہو کہ زبان فارسی ملک فارس کی بولی ہے جو ہندوستان سے سمت مغرب
یا شمال مغرب مین ڈیڑھ ہزار کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور بسکہ ہندوستان ملک
بہت عمدہ اور زرخیز ہے بادشاہ اور دوسرے ملکون کو ہمیشہ آرزو رہی کہ اسکو فتح کرکے
اپنے قبضہ مین لاوین لیکن یہہ ملک قدرتی حصار مین واقع ہے اسکے شمال مین
وہ مشہور پہاڑ ہے جسکو ہمالیہ بولتے ہین یہہ پہاڑ دو ہزار کوس کا لمبا
چار سو کوس کا چوڑا اور اکثر جگہہ دو کوس کا اونچا ہے اور ملک کابل مین
ہندوکش پہاڑ سے شروع ہوکر پورب مین ملک برہما کی سرحد تک چلا گیا
اس پہاڑ کے شمال مین ملک چین و تبت و تاتار واقع ہین اور اسی پہاڑ نے
ہندوستان کو بادشاہ چین کی تاخت سے محفوظ رکھا ہے اسواسطے کہ اس
پہاڑ مین صرف چند جگہہ تنگ گھاٹیان گذر پار ہین اور کسی جگہہ کچھ کا راستہ نہین
اور ان گھاٹیون کی راہ فوج و لشکر و سامان حرب جدال کا آنا دشوار ہے
شمال کی جانب سے ہندوستان کو خوف نہین پورب اور جنوب مین سمندر ہے
وہ بھی ہمالیہ سے کم نہین صرف ایک سمت پچھم خالی ہے کہ اودہر کوئی زبردست
روک نہین اسی وجہہ سے ہندوستان پر ہمیشہ پچھم سے آفتین نازل
ہوئی ہین جس بادشاہ کو تھوڑی سی قوت بھی حاصل ہوئی وہ پچھم سے ہندوستان

حملہ آور ہوا صرف انگریزون نے سمندر کی راہ اس ملک پر دخل کیا۔ پہلے پہل
جو سب سے اُسکے اوپر جو بادشاہ آیا پچھم سے آیا ہندوستان سے پچھم کابل بخارا ایران
غزنی کے مشہور ملک واقع ہین اور پیغمبر صاحب کی ہجرت کے تھوڑے سے دن بعد یہہ
سب ملک مسلمان ہوگئے تھے غزنی کے بادشاہون نے ہزار برس تک ہندوستان پر
کئی حملے کیے یہانتک کہ آخر کو محمود غزنوی نے ہندوستان کے راجاؤن کو مغلوب
کرکے سلطنت اسلام کی بنیاد قائم کی اور سلطنت خاندان تیموریہ شروع ہوکے
جسکا آخر سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر کے بعد دہلی مین بہادر شاہ پر دیکھا یہہ لوگ اصل
مغل تھے اور قریب سات سو برس کے ہندوستان پر بڑے زور و شور کا
سلطنت کرتے رہے انھین لوگون کے سبب زبان فارسی ہندوستان مین مروج
ہوئی وہ زبان اس ملک کی اصل بولی ہوا کا اثر جو کچھ بدل بدلا کر انکا رواج ہوا یہہ
ہو بولی جاتی ہے اسیطرح مسلمانون مین عربی کی قدر و منزلت ہے اس ملک کے
اصل باشندے ہندو ہین سنسکرت کی [illegible] کرتے تھے غرض اردو اصل مین
ہندوستان کی زبان ہے لیکن ہندوستان مین یہی بولی ایجاد ہوگئی اردو
ترکی مین لشکر کو کہتے ہین یہہ بولی ایک لشکر کی بولی ہے اکبر کے وقت مین جو لشکر
ہر ملک کے آدمی تھے اور انکو ملا جلا [illegible] کی ضرورت ہوئی [illegible]
[illegible] اختلاط پیدا کرتے تھے [illegible] خاص [illegible]
[illegible]

اکبر نے اپنے لشکر والون کو رعیت سے ملنے دیا اوس لشکر مین رفتہ رفتہ یہہ
اردو بولی پیدا ہوگئی تہی — اس بولی مین کئی ایک لفظ ہین عربی سنسکرت ترکی
کشمیری چینی مرہٹی ہر بولی اسمین پائی جاتی ہے اور سب بولیان گڈمڈ ہوکر
یہہ زبان پیدا ہوئی ٭

غرض چونکہ بادشاہان وقت کی زبان فارسی تہی ہر ایک کو فارسی کا شوق پیدا
ہوا جیساکہ اندنون انگریزی زبان کا ہے لیکن فارسی زبان مین عشق و عیاشی
کی کتابین تو بہت ہین مگر حساب ہندسہ تاریخ جغرافیہ ریاضی حکمت منطق
وغیرہ علوم کی کتابین اس زبان مین کم ہین پس خواہان علم کے واسطے اس زبان
کی ہرگز ضرورت نہین اسواسطے کہ علم اس زبان مین نہین اور جو ہے وہ دوسری
زبان سے ترجمہ کرلیا گیا ہے ٭

اب تمکو یہہ استفسار کرنے کا موقع ہے کہ فارسی مین علم نہین تو پہر کس غرض
سے اسکی تعلیم ہوتی ہے میرے نزدیک صرف اپنی اردو زبان کی تکمیل کرنے
کے واسطے اسکی ضرورت ہے کیونکہ اردو مین زیادہ تر فارسی ہی کے لفظ ہین
جو شخص فارسی نہین جانتا اسکی اردو درجہ تکمیل کو نہین پہنچتی ٭

ہر ایک زبان مین تین طرح کے لفظ ہوتے ہین اسم فعل حرف اسم وہ ہین جو چیزون کے
نام ہوتے ہین جیسے ہاتہی گہوڑا اونٹ گنگا پانی [illegible]
[illegible] بعض چیزون کے نام [illegible]

لیکن آدمی یا جانور جو کام کرے یا جو حرکت اوس سے سرزد ہو اوس کام اور
حرکت کا بیان ہوتا ہے مثلاً کھانا سونا چلنا یا فارسی میں خوردن خفتن
رفتن اب دیکھو تو سونا ایک حرکت ہے کہ آدمی اور جانور کرتے ہیں جب کام
تھک جاتے ہیں تو تھوڑی دیر حواس کو محنت سے معطل رکھکر آرام لیتے ہیں
اور آرام کا نام سونا ہے اس اعتبار سے سونا بھی اسم ہوا لیکن سونے کا
بیان اسطرح کہ میں سوتا تھا تم سو جاؤ وہ کب سو رہے گا بہت سے فعل ہیں —
اسم و فعل میں ایک وجہ امتیاز وقت ہے یعنی اسم میں وقت کا شمول نہیں ہوتا
اور فعل کے معنی میں ہمیشہ وقت ہوا کرتا ہے وقت تین قسم کا ہے گذرا ہوا
ماضی اور آنے والا استقبال اور جو بالفعل موجود ہے حال اب دیکھو کہ گھوڑا ایک خاص
جانور کو کہتے ہیں وقت کا اس میں کچھ دخل نہیں اور گھوڑا سوتا ہے اس لفظ
سے سوتا ہے میں حال کا زمانہ موجود ہے پس سوتا ہے فعل ہوا اور فعل کے معنی
ہیں کام اور بعض الفاظ ایسے پائے جاتے ہیں کہ نہ کسی چیز کا نام ہیں اور نہ کسی
کام کا بیان لیکن باتوں کے جوڑ توڑ ملانے کی غرض سے ہوتے ہیں جیسے سے
اور تک یا میں اور تک اور پر اور کو یا فارسی میں از اور تا اور در اور بر وغیرہ
ایسے الفاظ سے عبارت کا جوڑ توڑ [illegible] ملتا ہے کہ میں دہلی سے چلکر [illegible]
[illegible]
[illegible]

عبارت مین ہر ایک حرف سے اوسکا مطلب ظاہر ہے کہ سفر دہلی سے شروع ہوا اور دریا پور کی چوکی تک ختم ہوا اور اس تمام راہ مین سفر کرنے والا گھوڑے پر سوار رہتا ہے

نظم

چاہتا ہے سیکھنا گر صرف کو | سیکھ پہلے اسم و فعل و حرف کو
اسم یعنی نام جیسے عمرو زید | وقت کی اسمین نہین زنہار قید
فعل کے معنی ہوے اردو مین کام | وقت کا ہے شرط اوسمین انضمام
وقت جو موجود ہے وہ حال ہے | اور جو آنے کو ہے استقبال ہے
کہتے ہین ماضی اوسے جو ہو چکا | ہو گذرنا پاس کا یا دور کا
حرف دو لفظون مین صرف ایک ربط ہے | ورنہ تنہا اوسکا معنی خبط ہے

جس کام کو تنہا ایک شخص بے شرکت دوسرے شخص کے پیدا کرے تو اوسکو فعل لازم یا فعل لازمی کہتے ہین مثلاً خفتن سونا نالیدن رونا آمدن آنا اور جس کام کے ہونے مین ایک کو دوسرے شخص کی شرکت درکار ہو وہ فعل متعدی ہے جیسے پرورش پانا زدن مارنا اب پالنا ایسا فعل ہے کہ جب تک دو شخص نہون اوسکا وقوع ممکن نہین ایک پالنے والا دوسرا وہ جسکی پرورش ہوتی ہے جیسے وہ ایک بچہ کو پالتی ہے اگر بچہ نہو تو وہ کسکو پرورش کرے گی یہی حال ہے اور بچہ وہ شخص ہے جسکی شرکت سے پالنا واقع ہوتا ہے اسیطرح مارنا ایک مارنے والا اور دوسرا [illegible] جو شخص کام کو پورا کرتا ہے وہ فاعل بولا جاتا ہے مثلاً [illegible]

سونیوالا نالندہ رونیوالا آئندہ آنیوالا پروردندہ پالنے والا [illegible]
اور جسکی شرکت سے کام پورا ہوا ہو وہ مفعول ہے جیسے پرورد پالا ہوا زدہ مارا
اس مقام پر اتنا اور سمجھ لو کہ فاعل و مفعول تو وہ شخص ہوا جس سے یا جسکی شرکت
سے فعل کا وقوع ہوا مثلاً خالد نے ولید کو مارا ہو تو مارنیوالا خالد فاعل ہے
اور مار کھانیوالا ولید مفعول لیکن مارکٹائی کے تعلق سے جو خالد اور ولید
مین ایک بات یا ایک صفت پیدا ہوئی جن الفاظ سے اوس صفت کا بیان ہو
یعنی زنندہ اور زدہ یہہ لفظ اسم فاعل اور اسم مفعول بولے جاتے ہین
گویا مارکٹائی کے تعلق سے دونون لڑنیوالون کا یہہ نیا نام رکھا گیا—

ہر فعل یا ہے جاننا لازم		متعدی ہے فعل یا لازم
ایک فاعل سے جو تمام ہوا		فعل لازم بس اوسکا نام ہے
اور جو فاعل سے پہنچے دگر تلک		متعدی ہوا خطاب اوسکا
جیسے سویا کہ سونیوالا ایک	ق	اوسکے اتمام کو ہے کافی ایک
اسے مارا کہ دو شخص ہین درکار		مارنیوالا اور جو کھائے مار

اسمون مین جو اسم کسی شخص یا چیز کا نام ہین وہ تو جامد کہلاتے ہین جن سے
اور دوسرے لفظ نہین نکلتا اور نہ وہ کسی سے نکلے ہین اور جو اسم کسی
کام یا حالت کا نام ہین وہ مصدر ہین جنسے بہت لفظ نکلتے ہین مثلاً آنا مصدر
جس سے آتا ۔ آیا ۔ تم آؤگے ۔ [illegible]

ست آور و غیرہ نکلے ہین - یہہ الفاظ جو مصدر سے نکلے ہین سب فعل ہین
اور مشتقات کہلاتے ہین اور ہر ایک لفظ صیغہ - اسمای جوامد کی فارسی
بے سیکھے نہین آتی ایسا کوئی قاعدہ نہین کہ اگر تم گہوڑے کا فارسی اسپ جانتے
ہو تو اوسکے ذریعہ سے ہاتہی یا چیتے کی فارسی بہی تم خود بنا لو جوامد کے سیکھنے
کے واسطے نصاب لغت ہے لیکن ایسے قاعدے مقرر ہین کہ مصدر کے
جاننے سے اوسکے مشتقات تم خود جان اور بنا سکتے ہو ہر ایک مشتق کو
بطور لغت جداگانہ سیکہنا ضرور نہین - مشتقات کو جاننے کے واسطے
اتنا البتہ ضرور ہوگا کہ پہلے مصدر کو پہچان لو اور پہر مشتقات کے استخراج
اور بنانے کا قاعدہ سمجہہ لو سو مصدر کی پہچان اردو مین یہہ ہے کہ اوسکے
آخر مین لفظ نا ہوتا ہے جیسے آنا جانا کہانا سونا لانا اور فارسی مین لفظ
دن یا تن مصدر کے آخر مین ہوتا ہے مثلاً آمدن رفتن خوردن خفتن آوردن

مصدر فارسیت گو ہم من	آخرش ہست لفظِ دن یا تن
اوسکو اردو مین اس سے پہچانا	کہ ہے آخر مین اوسکے لفظِ نا

مشتقات کے استخراج کا قاعدہ جاننے سے پہلے تمکو جاننا چاہیئے کہ مشتقات
کس کس قسم کے اور کتنے ہوتے ہین -
قسمون کی اگر پوچھو تو فعل کی بڑی قسمین صرف تین ہین ماضی مستقبل اور حال
اسواسطے کہ زمانہ اور وقت بھی صرف تین قسم کا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا

لیکن مستقبل کے سوا ماضی اور حال مین کچھ تفریق ہو کر قسمین زیادہ ہو گئی ہین مثلاً ماضی وہ فعل ہے جس سے گزرا ہوا وقت معلوم ہوتا ہو لیکن وقت کو تو خدا نے بڑی وسعت دی ہے ابتدا سے آفرینش آدم سے اسوقت تک ہزارون برس کا وقت سب گزرے ہوے مین داخل ہے پس گزرے ہوے وقت مین پہلی تفریق یہہ ہوئی کہ پاس کا گزرا ہوا ہے یا مدت کا جس سے ماضی بعید اور ماضی قریب ماضی کی دو قسمین پیدا ہوئین اور جسمین قرب و بعد سے بحث نہو مطلق گزرنا معلوم ہوتا ہو وہ ماضی مطلق - ان تین قسمون کے علاوہ ماضی کی تین قسمین اور ہین ایک تمام جسکے معنی مین گزرنے کے علاوہ معمول کا منقطع ہونا پایا جاتا ہے جیسے کرتا تھا آتا تھا دوسرے احتمالی جسکے واقع ہونے مین شک ہے جیسے آیا ہوگا تیسرے تمنائی جسمین آرزو پائی جائے جیسے کاش وہ بھی آتا تو کیا خوب ہوتا - حال کا زمانہ ایسا تنگ ہے کہ اوسمین گنجایش تقسیم و تفریق کی نہین لیکن امر اور نہی فعل کی دو قسمین حال مین داخل ہین امر حکم کو کہتے ہین جیسے بخوان پڑھ - بکن کر - بشنو سن - بگیر لو اور نہی امر کے خلاف یعنی ممانعت کو کہتے ہین مثلاً مستیز مت لڑ - مکن مت کر - مخسپ مت سو - چونکہ امر و نہی دونون مین زمانہ حال ہے یہہ دونون قسمین بھی حال کا ضمیمہ ہین - اما مضارع کا ایک فعل ایسا ہے جو حال و استقبال دونون زمانون پر دلالت کیا کرتا ہے مثلاً پانی برسے تو اناج بویا جائے برسے اور بویا جائے بیشک

فعل [illegible] اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ ماضی نہین ہین اور صرف مستقبل بھی نہین بلکہ
حال کا زمانہ بھی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس عبارت کا یہہ مطلب ہے کہ اناج کا
ہونا پانی کے برسنے پر منحصر ہے اب برسنے لگے تو ابھی ہونا شروع ہو جاوے
اور کل برسے تو کل اور پرسون برسے تو پرسون ایسے فعل کو مضارع
کہتے ہین یہہ ایک عربی کا لفظ ہے اسکے لغوی معنی ہین وہ عورت جو دو بچے کو
ایک ساتھہ دودھ پلاوے چونکہ ایک لفظ سے دو زمانے سمجھے جاتے ہین اس
مشابہت سے اس فعل کا نام مضارع رکھا یا صیغہ کی بناوٹ کے اعتبار سے مضارع
حال کے ذیل مین رکھا اسواسطے کہ فارسی مین مضارع اور حال کا صیغہ ایک
طور کا ہوتا ہے حال مین صرف لفظ می اول مین زیادہ ہو جاتا ہے اور اس
نظر سے صیغہ مضارع اصل اور صیغہ حال فرع سمجھا جاتا ہے پس ماضی کی چھہ قسمین
اور حال اور اسکے دو ضمیمہ امر و نہی ملاکر چار اور مستقبل ایک یہہ سب فعل کی ۱۱ قسمین
ہوئین جو مصدر سے نکلتی ہین اور جنکی اصل مصدر ہے —

اب یہہ بات باقی رہی کہ ہر ایک قسم مین کتنے صیغے ہونگے سو صیغون کا شمار فاعل یا
مفعول کی حالت کے شمار پر منحصر ہے اور وہ حالتین ۳ ہین دو متغیرہ اور ایک
غیر متغیرہ — متغیرہ وہ ہین جنکے سبب سے صیغہ بدلے اور غیر متغیرہ وہ جس سے صیغہ [illegible]
[illegible] اثر ہو حالت غیر متغیرہ یہہ ہے کہ فاعل ہو یا مفعول وہ حال سے خالی [illegible]
[illegible] مذکر یا عورت اور مادہ ہے تو مونث یہہ حالت [illegible]

اردو میں تو مونث ہے جیسے کہ کہیں گے آیا عورت کو آئی مرد کو بلایا گیا عورت
بلائی گئی مرد کو لڑا عورت کو لڑی مرد بولا عورت بولی لیکن زبان فارسی میں غیر مونث
ہے بولا اور بولی دونوں کے واسطے گفت ایک صیغہ آیا اور آئی کے واسطے آمد
گیا اور گئی کے واسطے رفت پڑا اور پڑی دونوں کے واسطے زد و شد
لیکن اسکے علاوہ دو طرح کی اور حالتیں ہیں جو فارسی میں بھی مونث ہیں یعنی اونکی
وجہ سے فارسی میں بھی صیغہ بدلتا ہے اول یہہ کہ فاعل یا مفعول تین حال سے
خالی نہیں غائب ہوگا یعنی ضمیر سے اور مخاطب ہوگا یا متکلم جو موجود ہو اور
آپ ہی بولنے والا متکلم ہے تو فارسی میں جب فاعل یا مفعول کی یہہ حالت
بدلے گی صیغہ بھی ضرور بدلے گا کرد کردی کردم گفت میگوید میگوئی
اوسنے کیا تونے کیا میں نے کیا وہ کہتا ہے تو کہتا ہے
میگویم خواہد آمد خواہی آمد خواہم آمد دوسرے یہہ کہ فاعل و مفعول کی
میں کہتا ہوں وہ آویگا تو آویگا میں آونگا
ایک حالت مونث یہہ ہے کہ وہ ایک ہے یا متعدد ایک کو واحد اور متعدد کو
جمع کہتے ہیں تعدد کے لحاظ سے بھی صیغہ بدلتا ہے واحد کو کہیں گے آیا
اور جمع کو آئے اسی طرح فارسی میں آمد واحد ہے آمدند جمع جیسے خواہد آمد آئیگا
خواہند آمد آوینگے عربی میں واحد اور جمع کے بیچ میں دو کے واسطے
تثنیہ کا صیغہ بھی جدا ہوتا ہے لیکن فارسی و اردو میں دو اور زیادہ سب
اوسی جمع میں ہیں صیغہ بدلنے میں فاعل و مفعول دو حیثیت سے ایک تو یہہ
یا غائب ہوگا یا حاضر یا متکلم دوسرے صیغے کی یا واحد ہوگا یا جمع

اس حساب سے فعل کے صرف چھہ صیغے ہوتے ہین واحد غائب جمع غائب
واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم جمع متکلم پس فعل کی ۱۱ قسمین اور ہر قسم کے
چھہ چھہ صیغے کل ۶۶ صیغے ہوئے لیکن ماضی تمنائی مین تین صیغے نہین آتے
واحد حاضر جمع حاضر جمع متکلم اور امر و نہی دونون مین متکلم کے دو دو صیغے
نہین آسکتے اسواسطے کہ حکم ہو یا ممانعت کرنا شخص غائب یا حاضر کی نسبت تو ہوسکتا ہے
لیکن خود متکلم اپنے تئین آپ کیا حکم دیگا یا کیا ممانعت کریگا ان ۷ کو ۶۶ سے کم کرو
تو ۵۹ صیغے رہے جو مصدر سے نکلتے ہین یہہ تو مصدر لازم کا حال ہے
اور مصدر متعدی مین ۵۹ کا دوچند یعنی ۱۱۸ صیغے ہوتے ہین اسواسطے کہ
مصدر لازم مین صرف ایک فاعل درکار ہوتا ہے اور متعدی مین فاعل کے
علاوہ مفعول بھی ہوتا ہے اور جسطرح فاعل کے تعلق سے صیغہ بدلتا ہے مفعول
کے تعلق سے بھی بدلتا ہے فاعل کے تعلق سے فعل کو معروف اور مفعول کے
تعلق سے مجہول کہتے ہین مثلاً زدن مارنا فعل متعدی ہے زد مارا ماضی معروف
ہے اور زدہ شد پٹا ماضی مجہول *

اب تمکو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مصدر ایک بڑے کنبہ کا باپ ہے اوس کنبہ کا نام
گردان ہے اور تمام صیغے مصدر کے پوتے پڑ پوتے ہین اور اگر بولی کو ملک
فرض کرو اور نظم اور نثر اور قصیدہ اور غزل اور رباعی اور قطعہ اور شعر اور
مصراع اوس ملک کے بڑے چھوٹے شہر اور قصبہ اور گاؤن اور بازار اور محلہ او

اور گلی ببھو تو تم پاؤ گے کہ کوئی جگہہ باوا مصدر کی اولاد سے خالی نہین ـ
مصدر کی نسل گویا اوس ملک کے آدھے مین پھیلی ہوئی ہے اور اگر تم ان
سب کو جان لو تو ملکِ زبان مین خاصے جگت آشنا ہو جاؤگے +

اب اس کنبہ کا ایک دوسرے سے رشتہ ناتا تمکو بتاتے ہین اور یہہ کہ باوا
مصدر کا خلفِ اکبر اور ولیعہد کون ہے سو مصدر سے بلا توسط صرف ماضی مطلق کا
پہلا صیغہ واحد غائب نکلا ہے اسطور پر کہ مصدر کا نُون حذف کر دیا جائے جو
باقی رہا وہ ماضی مطلق کا پہلا صیغہ ہوگا جیسے آمدن سے آمد زدن سے زد
آنا آیا مارنا مارا
رفتن سے رفت ـ یاد رکہنا چاہئے کہ جب ماضی مطلق کا پہلا صیغہ بن گیا تو ماضی
جانا گیا
مطلق کے باقی پانچ صیغے اوسی سے بن جاتے ہین اسطور پر کہ جمع غائب کی
علامت ند یا واحد حاضر کی ی یا جمع حاضر کی ید یا واحد متکلم کی م یا جمع متکلم
کی یم اسکے آخر مین لگا دیجائے انہین ی اور ید اور یم سے پہلے ی کے
لحاظ سے صیغہ ماضی کا حرف آخر مکسور ہوگا ی سے پہلے کسرہ ظاہر اور ید اور
یم سے پہلے کسرہ مقدر لہ اور ند اور م سے پہلے مفتوح جیسے آمد آمدند آمدی
آمدید آمدم آمدیم جب مطلق کے چہون صیغے بن گئے تو قریب بعید احتمالی
[illegible] اور مستقبل سب ماضی مطلق سے بنتے ہین انہین سے ہر ایک کی ایک
[illegible] ہے قریب کی است بعید کی بود احتمالی کی باشد تمام کی
سے مجہول مستقبل کی خواہد انہین سے تمام اور مستقبل کی علامت

صیغہ مطلق کے پہلے لگائی جاتی ہے اور باقی علامتین آخر مین — آن علامتون مین
دو قسم کی علامتین ہین بعض حرف ہین جیسے می اور یاے مجہول اور باقی بجاے
خود فعل — جو حرف ہین اونمین صیغہ کا وہ ردّوبدل جو فاعل ومفعول کے تعلق سے ہوتا ہے
صیغہ مطلق پر ہوتا ہے اور علامت تبدیل ہونے سے محفوظ رہتی ہے اور جو
بجاے خود فعل ہین اونمین بالعکس ہے یعنی صیغہ مطلق تصرف سے محفوظ رہتا ہے
اور خود علامت مین معمولی اور مقرری تصرف ہوتا ہے مگر علامت [illegible]
کا تصرف خلاف قیاس ہے — علامات فعلی مین جو علامت بجاے خود فعل ہے
اور ماضی کے آخر مین بڑہائی جاے تو صیغہ ماضی کے آخر مین ہاے مختفی زیادہ
کی جاتی ہے یہہ ظاہر کرکے نہین پڑہنی چاہیے بلکہ یہہ صرف اسواسطے
زیادہ کی گئی ہے کہ ماضی کے حرف آخر کا زبر ظاہر ہو +

نام	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ماضی قریب	آمدہ است (آمدہ یا آمد)	آمدہ اند	آمدہ ای	آمدہ اید	آمدہ ام	آمدہ ایم
ماضی بعید	آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
ماضی احتمالی	آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ [illegible]
ماضی تمام	می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آ[illegible]
ماضی تمنائی	آمدے	آمدندے			آمدمے	[illegible]
مستقبل	خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم [illegible]	[illegible]

بتاؤن ماضی کی تجھکو قسمین کہ چھہ ہین گنتی مین جان بابا

ہے پہلے مطلق جو نون مصدر کو حذف کر ڈالو بے محابا

قریب جو پاس کی ہو گزری ہے اوسکے آخر مین است ظاہر

بعید گزری ہوئی ہے مدت کی بود ہوتا ہے اوسکا آخر

ہے احتمالی کہ جسمین شک ہو نشان اوسکا ہے لفظ باشد

تمام ہے پانچوین چنانچہ زدن سے کوئی بنائے می زد

ہا جسکے گردان کلھ تین صیغے آئے +

لگا ئے مطلق مین یائے مجہول جو تمنائی کو بنائے

گرچہ مستقبل ہے ماضی کے خلاف		پر بنا ماضی سے ہے بے اختلاف
صیغہ ماضی پہ تو خواھد لگا		جسطرح سے خواہد آمد آوے گا

ماضی کی ذرہ بات توطے ہوئی اب حال اور اوسکے توابع باقی رہے اس گروہ مین مضارع اصل ہے سو اوسکے بنانے کا کوئی قاعدہ قیاسی نہین محض سماعت پر انحصار ہے البتہ صیغہ واحد غائب مضارع کی یہہ معمولی شناخت ہے کہ اوسکے آخر مین دالِ ماقبل مفتوح ہوتی ہے اور باقی صیغون مین علامات معمولی ہوتی ہین جیسے آید آیند آئی آئید آیم آیم مضارع کے صیغون پر لفظ می لگا دیا جائے تو حال کے صیغے بن جائینگے۔

لفظ مے لاؤ گر مضارع پر		حال بن جائے اے کرم گستر

واضح ہو کہ امر کی شناخت ... امر و حال دونون کی علامت ہے مگر تمام کام
... ماضی مطلق ہوتا ہے اور حال کا ... صیغہ مضارع ہی ہے امر کے
صیغے بعینہ مضارع کے صیغے ہوتے ہیں اتنا فرق ہے کہ امر کے صیغون
کے آخر یا زائد ہوتی ہے مگر چونکہ یا زائد کبھی مضارع کے صیغون پر بھی ہوتی
ہے اسواسطے یا زائد سے امر کی شناخت کچھ ٹھیک نہین صرف سیاق مطلب
سے امر و مضارع مین امتیاز کرنا درست ہے امر کی گردان مین واحد
کا صیغہ اصل امر ہے اور جب مطلق امر کہا جائے تو یہی واحد
سمجھنا چاہیے اسمین نون کی علامت واحد حاضر نہین ہوتی اور مضارع کے
واحد غائب سے دال گرا دیجائے تو امر بن جاتا ہے جو حال امر کا ہے
وہی نہی کا ہے نہی کے اول مین نون لگایا جاتا ہے اور صیغہ حاضر مین م

امر	بیاید	بیایند	بیا	بیائید
نہی	نیاید	نیایند	میا	میائید

مضارع کی گر پوچھتے ہو علامت ۔۔۔ ہے دال اوسکے آخر مین بصراحت
اور اوس دال کے پہلے دائم زبر ہے ۔۔۔ گری دال تو امر ہے خوش سیرت
اور اس امر پر یاے زائد لگانا ۔۔۔ یہہ دستور ہے اسمین کچھ شک نہ لانا

واضح ہو کہ فعل مجہول کی علامت لفظ شد ہے سو شد ماضی کے ساتھ مخصوص
ہے ماضی اور جو ماضی سے بنتا ہے سب مین مجہول کے واسطے شد اور ... گا ...

جہان جہان معروف مین ماضی کے صیغہ مین تصرف ہوتا ہے وہان مجہول مین لفظ شد مین ہوگا اور مضارع اور جو مضارع سے بنتا ہے اوسکی علامت لفظ شود ہے شد جو علامت ماضی مجہول ہے بجاے خود شدن مصدر کی ماضی ہے اور شود اوسی شدن کا مضارع ہے مگر دوسرے مصادر کے لیئے علامت مضارع مجہول ہے جہان معروف مین مضارع کو تصرف ہوتا تھا مجہول مین شود کو ہوگا۔ وہ قاعدے جو مجہول سے مخصوص ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین۔ ماضی مجہول بنانے مین ماضی کے آخر مین ہائی مخفی لگاؤ جو اوسکو لفظ شد علامت مجہول سے جدا کردے کیونکہ شد بجاے خود ماضی ہے اگر ہائی مخفی نہوگی تو دو فعل بے فصل جمع ہوجائین گے مثلاً کردن سے کرد ماضی معروف ہے اور کردہ شد مجہول اب کردہ شد کو صیغۂ واحد سمجھکر قریب و بعید و احتمالی و تمنائی ہر ایک کی خاص علامت لگا کر بنا لو۔ قریب و بعید و احتمالی مین وہ ہائی مخفی جو اصل صیغۂ ماضی مین لگائی جاتی تھی اب شد مین لگائی جائیگی کیونکہ ماضی معروف مین شد کے ملنے سے ہائی مخفی لگائی جاچکی ہے اس سے قطع نظر کرکے دیکھو تو است و بود و باشد صیغہ مطلق کے آخر مین بفصل ہائی مخفی لگائے جاتے ہین اور مجہول کا صیغہ کردہ شد ہے تو است بود و باشد کو کردہ شد کے شد کے بعد آنا چاہیے اور ہاے مخفی شد کے بعد ہونی چاہیئے۔ تمام مجہول و مستقبل مجہول مین علامت تمام و مستقبل لفظ شد پر لگائی جائیگی اور ماضی معروف کا صیغہ ہاے مخفی لگا ہوا

تصرف سے محفوظ رہیگا۔ مضارع مجہول کی علامت شود ہے لیکن شود خود
شدن سے صیغۂ مضارع ہے مضارع مجہول بنانے کیواسطے اگر مضارع معروف
مین شود لگایا جائے تو دو مضارع جمع ہون اسواسطے ماضی مین لفصل ہائے مختفی
شود لگایا جاتا ہے جیسے کردہ شود اب کردہ شود کو مضارع کا اصل صیغہ سمجھ کر
امر و نہی بقاعدۂ معروف بنالو۔ زدن کی گردان جو آگے لکھی جائے گی
اوسمین مجہول کے سب قاعدون کی مثالین موجود ہین جب کوئی فعل واقع یا
سرزد ہوتا ہے تو فعل کے تعلق سے فاعل اور مفعول دونون مین ایک صفت
پیدا ہوتی ہے مثلاً زید کو بکر مارتا ہو تو مار کے تعلق سے بکر زنندہ یعنی مارنیوالا
اور زید زدہ یعنے پٹا ہوا کہا جاتا ہے فاعل کی صفت کو اسم فاعل اور مفعول
کی صفت کو اسم مفعول کہتے ہین اور اونکے صیغے بہی مصدر سے نکلتے ہین گو
فعل نہین ہین۔ اسم فاعل و اسم مفعول دونون مین دو دو صیغے
ہوتے ہین واحد و جمع۔ اسم مفعول تو ماضی مطلق سے بنتا ہے اس طرح
سے کہ ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے آخر مین ہ لگا دیجائے لیکن ماضی کے
آخر مین ہائے زائد بہی ہوتی ہے اور ایسی صورت مین ماضی و مفعول برابر ہا
پیدا ہوتا ہے جو سیاق مطلب سے رفع ہو سکتا ہے

جو ماضی کے آخر مین ہو ہے لگی		تو مفعول ہے مت سمجھ دل لگی
وہ گاہ ہوتی ہے ہے زائدہ		نہین جس سے معنی ہیر [illegible]

فاعل امر حاضر سے بنتا ہے خالص امر کے صیغہ کے آخر مین ندہ لگا دیا جائے ۰

اگر امر سے کوئی فاعل بنائے		تو نون اور دال اور ہے کو ملائے

صیغہ جمع اسم فاعل و اسم مفعول بنانے کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ اگر فاعل و مفعول روح حیوانی نہ رکھتا ہو تو واحد کے صیغہ کے آخر مین الف زیادہ کر دیا جائے مثلاً کردن سے کرد ماضی مطلق کردہ مفعول واحد کردہا مفعول جمع اور کند مضارع کن امر کنندہ اسم فاعل واحد کنندہا اسم فاعل جمع اور اگر فاعل و مفعول روح حیوانی رکھتا ہو تو ہاے صیغۂ مفرد کو گاف سے بدل کر آخر مین الف اور نون لگا دیا جائے مثلاً کردگان کنندگان ۔ فعل لازم مین ۵۹ صیغے اور متعدی مین ۱۱۸ انکو پہلے گنوا دئے تھے اب لازم مین اسم فاعل کے ۳ اور متعدی مین اسم فاعل و اسم مفعول کے ۶ اور جمع کرلو تو فعل لازم مین ۶۲ اور متعدی مین ۱۲۴ صیغے ہوئے ان سب مین صرف ماضی مطلق کا پہلا صیغہ اور مضارع کا پہلا صیغہ دو اصل ہین باقی سب فرع یعنی ماضی کے ذیل مین ماضی مطلق کے باقی ۵ صیغے ماضی قریب کے ۶ ماضی بعید کے ۶ ماضی احتمالی کے ۶ ماضی تمام کے ۶ ماضی تمنائی کے ۳ مستقبل کے ۶ اسم مفعول کے ۳ جملہ ۴۱ صیغے ہین اور مضارع کے ذیل مین مضارع کے باقی ۵ صیغے حال کے ۶ امر کے ۴ نہی کے ۴ اسم فاعل کے ۳ جملہ ۲۲ صیغے ہین بطور مثال ایک مصدر متعدی کی پوری گردان لکھی جاتی ہے اسمین ہر ہر صیغہ کی بناوٹ پر غور کرو کہ کسطرح بنایا گیا ہے اور بہ تعلق زمانہ

فاعل یا مفعول کس معنی پر دلالت کرتا ہے جب تم یہہ ایک گردان بہی خوب سمجھکر
یاد کرلوگے تو پھر تم اسی قیاس پر جملہ مصادر کے گردان پر بخوبی قادر ہوجاؤگے +

گردان یہ ہی

مصدر زدن مارنا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماضی مطلق معروف	زد مارا	زدند	زدی	زدید	زدم	زدیم
ماضی مطلق مجہول	زدہ شد مارا گیا	زدہ شدند	زدہ شدی	زدہ شدید	زدہ شدم	زدہ شدیم
ماضی قریب معروف	زدہ است مارا ہے	زدہ اند	زدہ ئی	زدہ اید	زدہ ام	زدہ ایم
ماضی قریب مجہول	زدہ شدہ است مارا گیا ہے	زدہ شدہ اند	زدہ شدہ ئی	زدہ شدہ اید	زدہ شدہ ام	زدہ شدہ ایم
ماضی بعید معروف	زدہ بود مارا تھا	زدہ بودند	زدہ بودی	زدہ بودید	زدہ بودم	زدہ بودیم
ماضی بعید مجہول	زدہ شدہ بود مارا گیا تھا	زدہ شدہ بودند	زدہ شدہ بودی	زدہ شدہ بودید	زدہ شدہ بودم	زدہ شدہ بودیم
ماضی احتمالی معروف	زدہ باشد مارا ہو	زدہ باشند	زدہ باشی	زدہ باشید	زدہ باشم	زدہ باشیم
ماضی احتمالی مجہول	زدہ شدہ باشد مارا گیا ہو	زدہ شدہ باشند	زدہ شدہ باشی	زدہ شدہ باشید	زدہ شدہ باشم	زدہ شدہ باشیم
ماضی تمام معروف	مے زد مارتا تھا	مے زدند	مے زدی	مے زدید	مے زدم	مے زدیم
ماضی تمام مجہول	زدہ مے شد [illegible]	زدہ مے شدند	[illegible]	[illegible]	زدہ [illegible]	[illegible]
ماضی تمنائی معروف	زدے مارتا	زدندے			زدمے	

مصدر زدن مارنا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماضی تمنائی مجہول	زده شدے مارا جاتا	زده شدندے			زده شدے	
مستقبل معروف	خواهد زد مارے گا	خواهند زد	خواهی زد	خواهید زد	خواهم زد	خواهیم زد
مستقبل مجہول	زده خواهد شد مارا جائے گا	زده خواهند شد	زده خواهی شد	زده خواهید شد	زده خواهم شد	زده خواهیم شد
اسم مفعول	زده مارا ہوا	زدگان زدها				
مضارع معروف	زند مارے	زنند	زنی	زنید	زنم	زنیم
مضارع مجہول	زده شود مارا جائے	زده شوند	زده شوی	زده شوید	زده شوم	زد
حال معروف	مے زند مارتا ہے	مے زنند	مے زنی	مے زنید	مے زنم	
حال مجہول	زده مے شود مارا جاتا ہے	زده مے شوند	زده مے شوی	زده مے شوید	زده مے شوم	زده مـ
امر معروف	بزند مارے تو	بزنند	بزن	بزنید		
امر مجہول	زده شود مارا جاتو	زده شوند	زده شو	زده شوید		
نہی معروف	نزند نہ مارے تو	نزنند	مزن	مزنید		
نہی مجہول	زده نشود نہ مارا جائے	زده نشوند	زده مشو	زده مشوید		
اسم فاعل	زننده مارنے والا	زنندگان زنندها				

سے بنانے کا تو قیاسی قاعدہ ہے لیکن مضارع کا

[illegible] سماعی قاعدہ [illegible] ... [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] مصادر [illegible] ہے

[illegible] اگر ... خود بنا سکتے ہو ہے یہ عام قاعدہ نہیں کہ ہر ایک

مصدر [illegible] ہوتا ... میں ایسا [illegible] مصدر نہیں جس سے ماضی آتی ہو اور

سب ماضی آتی [illegible] ماضی سے بنتے ہیں یعنی ماضی کی جگہ ان میں مستقبل معمول

ہیں سب ہی ضرور آتے ہیں [illegible] مصادر ایسے ہیں جیسے مضارع نہیں آتا بس جسکا

مضارع نہیں [illegible] اور ... ہے نہ امر نہ نہی نہ فاعل *

ذیل میں چند مصادر اکثر استعمال میں آتے ہیں لکھے جاتے ہیں

[illegible]	معنی اردو	[illegible]	[illegible]		معنی اردو	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	آسودن	آرام کرنا۔ آسودہ ہونا	آساید	
آرامیدن	آرام کرنا	[illegible]	آرامد	آشامیدن	پینا	آشامد
آرمیدن	[illegible]			آشفتن	پریشان کرنا۔ پریشان ہونا	آشوبد
[illegible]	[illegible]		آرزو کند	آغازیدن	شروع کرنا	آغازد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آفریدن	پیدا کرنا	آفریند
آمدن	آنا		آید	آگاہیدن	خبردار ہونا۔ جتانا	آگاہد

مصدر فارسی	معنی اردو	صیغہ واحد غائب مضارع
آگندن	بھرنا	۔
آلودن	آلودہ ہونا	آلاید
آماسیدن	سوجنا	آماسد
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد
آموختن	سیکھنا۔سکھانا	آموزد
آمودن	بھرنا۔سنوارنا	۔
آمیختن	ملنا۔ملانا	آمیزد
آویختن	لٹکنا۔لٹکانا	آویزد
ارزیدن	قیمت پانا	ارزد
ایستادن استادن	کھڑا ہونا	استد
استردن	مونڈنا۔صاف کرنا	۔
اوفتادن افتادن	گرپڑنا	افتد
افراختن	بلند کرنا	افرازد

مصدر فارسی	معنی اردو	صیغہ واحد غائب مضارع
افراشتن	بلند کرنا	۔
افروختن	روشن کرنا	افروزد
افزودن	بڑھنا۔بڑھانا	افزاید
افسردن	ٹھٹھرنا	افسرد
افشاندن	جھاڑنا۔پچھوڑنا	افشاند
افشردن	نچوڑنا	افشارد
افگندن	ڈالنا	افگند
انباردن	پاٹنا۔ڈھیر کرنا	انبار
انباشتن	پاٹنا۔ڈھیر کرنا	۔
انجامیدن	تمام ہونا	انجامد
انداختن	ڈالنا۔پھینکنا	اندازد
اندوختن	جمع کرنا	اندوزد
اندودن	لیپنا۔ملمع کرنا	انداید

مصدر	معنی اردو	امر
انگیختن	ابھارنا	انگیزد
ب		
باختن	ہارنا — کھیلنا	بازد
باریدن	برسنا — برسانا	بارد
بافتن	بننا	بافد
بالیدن	بڑہنا • جسم کا بڑہنا	بالد
بایستن	ضرور ہونا • چاہئے ہونا	باید
بخشودن	بخشنا	بخشاید
بخشیدن	بخشنا	بخشد
برآمدن	باہر نکلنا • طلوع ہونا • انجام پانا	برآید
برآوردن	باہر لانا	برآورد

مصدر	معنی اردو	امر
بہشتن	چھوڑنا	
برگشتن	پھرنا	برگردد
بریدن	کاٹنا	برد
بستن	باندھنا	بندد
بودن	ہونا • رہنا	باشد
بوسیدن	بوسہ دینا • چومنا	بوسد
بیختن	چھاننا	بیزد
بوییدن	سونگھنا • بو دینا	بوید
پ		
پاشیدن	بکھیرنا — چھڑکنا	پاشد
پالودن	صاف کرنا	پالاید

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد غائب مضارع
پاییدن	ٹھہرنا	پاید
پختن	پکانا	پزد
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پرداختن	خالی کرنا مشغول ہونا سنوارنا	پردازد
پرستیدن	پوجنا	پرستد
پرسیدن	پوچھنا	پرسد
پروردن	پالنا	پرورد
پریدن	اوڑنا	پرد
پژمردن	کمھلانا	
پژوہیدن	فکر کرنا	پژوہد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پنداشتن	معلوم کرنا	پندارد
پوشیدن	پہننا - چھپانا	پوشد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد غائب مضارع
پوییدن	دوڑنا	پوید
پیچیدن	لپٹنا - لپیٹنا	پیچد
پیراستن	چھانٹنا	پیراید
پیوستن	ملانا - ملنا	پیوندد
پیمودن	ناپنا	پیماید
	ت	
تاختن	دوڑنا - دوڑانا	تازد
تافتن	چمکنا - بٹنا	تابد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تراشیدن	چھیلنا - کاٹنا	تراشد
تراویدن	ٹپکنا	تراود
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
تفتن	گرم ہونا	

مصدر	معنے اردو	امر
تفسیدن	گرم ہونا	تفسد
تپیدن	تڑپنا	تپد
توانستن	سکنا	تواند
	ج	
جستن	کودنا	جہد
جستن	ڈھونڈھنا	جوید
جنبیدن	ہلنا	جنبد
[illegible]یدن	ابلنا جوشیدن	جوشد
	چ	
چریدن	چرنا	چرد
چسپیدن	لپٹنا	چسپد
چشیدن	چکھنا چشیدن	چشد
[illegible]ن	ٹپکنا چکیدن	چکد

مصدر	معنے اردو	امر
چمیدن	لچکنا	چمد
چیدن	چننا	چیند
	خ	
خاریدن	کھجلانا	خارد
خاستن	اوٹھنا اٹھنا	خیزد
خاییدن	چبانا	خاید
خراشیدن	چھیلنا	خراشد
خرامیدن	اکڑ اکڑ چلنا	خرامد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد
خریدن	مول لینا	خرد
خزیدن	گھسنا	خزد
خستن	زخمی ہونا۔ زخمی کرنا	[illegible]
خفتن	سونا	خسپد

مصدر	معنے اُردو	[illegible]
خلیدن	چبھنا	خلد
خوشیدن	چپ رہنا	خوشد
[illegible]	[illegible] ہونا	[illegible]
خندیدن	ہنسنا	خندد
خوابیدن	سونا	خوابد
خواستن	چاہنا	خواہد
خواندن	پڑھنا ـ بلانا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد
	د	
دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصدر	معنے اُردو	[illegible]
درخشیدن	چمکنا	درخشد
درودن	کاٹنا	[illegible]
دریدن	پھاڑنا	درد
دزدیدن	چرانا	دزدد
دمیدن	اُگنا ـ طلوع کرنا ـ پھونکنا	دمد
دوختن	سینا	دوزد
دوشیدن	دوہنا	دوشد
دویدن	دوڑنا	دود
دیدن	دیکھنا	بیند
	ر	
راندن	ہانکنا ـ چلانا	راند
ربودن	اُچکنا ـ [illegible]	رباید
[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
رزیدن	رنگنا	رزد
رستن	چھوٹنا	۔
رستن	اوگنا	۔
رسیدن	پہنچنا	رسد
رشتن	کاتنا	۔
رفتن	جانا۔چلنا	رود
رُفتن	بہارنا	روبد
رمیدن	بھاگنا	رمد
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد
روییدن	اوگنا	روید
رہیدن	چھوٹنا	رہد
ریختن	چھٹکانا۔پٹینا	ریزد
ریسیدن	کاتنا	ریسد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
	ز	
زادن	جننا	۔
زاییدن	جننا	زاید
زاریدن	رونا	زارد
زدن	مارنا	زند
زیستن	جینا	زید
	س	
ساختن	موافقت کرنا۔بنانا	سازد
ساییدن	پیسنا	ساید
سپردن	سونپنا	سپارد
ستاییدن	سراہنا	ستاید
ستردن	مونڈنا۔مونڈوانا	سترد
ستادن	لینا	ستاند

مصدر	معنی اردو	صیغہ مضارع
ستودن	تعریف کرنا	٥
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد
سرائیدن	گانا	سراید
سرشتن	گوندھنا	٥
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سفتن	بیدھنا	٥
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
[illegible]	[illegible]	سپوزد
سوختن	جلنا - جلانا - [illegible]	سوزد
سودن	گھسنا	٥
	ش	
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد
شایستن	لائق ہونا	شاید

مصدر	معنی اردو	صیغہ مضارع
شتافتن	دوڑنا	شتابد
شدن	جانا - ہونا	شود
شستن	دھونا	شوید
شکستن	توڑنا - ٹوٹنا	شکند
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شکافتن	پھٹنا - چیرنا	شکافد
شگفتن	کھلنا	شگفد
شمردن	گننا	شمارد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شنودن	سننا	٥
شنیدن	سننا - سونگھنا	شنود
	ط	
طپیدن	بیقرار ہونا	طپد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
طرازیدن	نقش کرنا	طرازد
طلبیدن	بلانا۔چاہنا	طلبد
	غ	
غلطیدن	لوٹنا۔لیٹنا	غلطد
غنودن	اونگھنا	٠
	ف	
فتادن	گرنا۔پڑنا	فتد
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فرسودن	گھسنا	فرساید
فرمودن	فرمانا	فرماید
فروختن	بیچنا	فروشد
فریفتن	فریب کھانا۔فریب دینا	فریبد
فزودن	زیادہ کرنا۔زیادہ ہونا	فزاید

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
فسردن	ٹھٹھرنا	٠
فشاندن	جھاڑنا	فشاند
فشردن	نچوڑنا۔گڑونا	فشرد
فگندن	ڈالنا	فگند
فہمیدن	سمجھنا	فہمد
	ک	
کاستن	گھٹنا۔گھٹانا	٠
کاشتن	بونا	کارد
کافتن	کھودنا	٠
کاویدن	کھودنا	کاود
کاہیدن	گھٹنا۔گھٹانا	کاہد
کردن	کرنا	کند
کشادن	کھلنا۔کھولنا	کشاید

مصدر	معنے اردو	مضارع
کشتن	مار ڈالنا	کشد
گشتن	ہونا	”
گشودن	کھولنا - کھلنا	”
کشیدن	کھینچنا	کشد
کندن	کھودنا	کند
[illegible]	کھودنا	کند و
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کوفتن	کوٹنا	کوبد
	گ	
گداختن	پگھلانا - پگھلنا	گدازد
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد
گذشتن	گذرنا	گذرد
[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصدر	معنے اردو	مضارع
گردیدن	پھرنا - ہونا	گردد
گرفتن	پکڑنا - لینا - قرض لینا	گیرد
گرویدن	رغبت کرنا	گرود
گریختن	بھاگنا	گریزد
گریستن	رونا	گرید
گزاردن	ادا کرنا	گزارد
گزیدن	چن لینا	گزیند
گستردن	بچھانا	گسترد
گسستن	ٹوٹنا - توڑنا	”
گسلیدن	ٹوٹنا - توڑنا	گسلد
گشتن	پھرنا - ہونا	”
گفتن	کہنا	گوید
گماشتن	مقرر کرنا	گمارد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
گنجیدن	سمانا	گنجد
	ل	
لرزیدن	کانپنا	لرزد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لیسیدن	چاٹنا	لیسد
	م	
مالیدن	ملنا	مالد
ماندن	رہنا	ماند
مانستن	مشابہ ہونا	ماند
مُردن	مرنا	میرد
مکیدن	چوسنا	مکد
	ن	
نازیدن	ناز کرنا	نازد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد امر حاضر
نالیدن	شور کرنا	نالد
نامیدن	نام رکھنا	نامد
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نکوہیدن	ملامت کرنا۔بدی کرنا	نکوہد
نگاشتن	لکھنا	نگارد
نگریستن	دیکھنا	نگرد
نمودن	دیکھنا۔دکھانا۔کرنا	نماید
نواختن	نوازنا۔بجانا	نوازد
نوردیدن	لپیٹنا	نوردد
نَوَشتن	لپیٹنا	
نِوِشتن	لکھنا	نویسد
نوشیدن	پینا	نوشد
نہادن	رکھنا	نہد

مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد غائب ماضی	مصدر فارسی	معنے اردو	صیغہ واحد غائب ماضی
نہفتن	چھپانا۔ چھپنا	٠		ه	
نیوشیدن	سننا	نیوشد	ہراسیدن	ڈرنا	ہراسد
	و		ہشتن	چھوڑنا	٠
ورزیدن	اختیار کرنا مشق کرنا	ورزد	ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ورغلانیدن	بہکانا	ورغلاند		ی	
وزیدن	ہوا چلنا	وزد	یافتن	پانا	یابد

فعل لغوی کا نتیجہ حاصل مصدر کہلاتا ہے جیسے کرنا فعل ہے اوسکا نتیجہ ہے کام سونا فعل ہے اوسکا نتیجہ ہے نیند اسکا بھی اکثر ایک صیغہ ہوتا ہے لیکن اسکے بنانے کا کوئی ایک خاص قاعدہ مقرر نہین کبھی امر کے آخر مین ش لگانے سے بنتا ہے جیسے بارش خواہش سازش کاہش آلائش آسائش اور کبھی اسم صفت کے آخر مین یاے معروف لگانے سے مثلاً خوبی رسوائی بینائی دانائی گویائی اسماے صفتی جنکے آخر مین ہے ہو اونمین یاے مصدری لگانے سے ہے دور ہو جاتی ہے اور گاف اوسکی جگہہ آجاتا ہے مثلاً آسودگی بیہودگی کشادگی اور کبھی ماضی کے آخر مین لفظ ار بڑھا دینے سے جیسے

رفتار کردار دیدار اور کبھی دو متضادُ المعنی مصدرون کی دو ماضیان ملکر
حاصل مصدر کے معنی پیدا کرتی ہین جیسے آمد و رفت نشست و برخاست
اور کبھی ماضی و امر ملکر صیغہ حاصل مصدر ہوتے ہین مثلاً جستجو گفتگو شست شو
کبھی صرف ماضی کا صیغہ حاصل مصدر کی جگہہ مستعمل ہوتا ہے مثلاً آمد گفت
گشت یون بولتے ہین کسکی آمد ہے اور گفت کی مثال سعدی نے کہا ہے
ؔ؎ ورنہ ماند بہ گفتِ او کردار ؔ؎ کبھی صرف امر کا صیغہ جیسے آرو نغ اور آغاز
اسم فاعل بنانے کا معمولی قاعدہ تو اوپر لکھا جا چکا ہے لیکن بعض مرتبہ
صیغہ فاعل خلاف قاعدہ مذکور بھی بنایا جاتا ہے کبھی امر کے آخر مین
الف یا الف نون لگا دینے سے مثلاً دانا بینا گویا جویا کہ ان الفاظ کے
معانی داننده بیننده گوینده جوینده کے ہین اور گریان خندان جویان پویان
اور کبھی اسم و امر ملکر فاعل کے معنی پیدا کرتے ہین جیسے جہان آفرین
ہمہ دان خطا بخش گورکن کفش دوز یعنی آفرینندۂ جہان و دانندۂ ہمہ
و بخشندۂ خطا و کنندۂ گور و دوزندۂ کفش - اسم و امر کی ترکیب سے معنی
فاعل کا پیدا ہونا تو اکثر ہے لیکن گاہ گاہ معنی مفعول بھی حاصل ہوتے ہین
جیسے پایمال قرآگند دلگیر کبھی اسم مین گار یا گر لگانے سے فاعل ہو جاتا ہے
جیسے گنہ گار خدمت گار آہن گر زر گر کبھی ماضی مین گار یا آر لگانے سے فاعل
بنتا ہے جیسے پروردگار کردگار خریدار پرستار کبھی امر مین جیسے آمرزگار

قاعدہ تعدیہ

یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کا طریقہ اُردو مین کبھی فعل لازم کو متعدی بنانے کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً [illegible] فعل لازم ہے مثلاً [illegible] متعدی ہو گیا چلنا چلانا فارسی کا مصدر متعدی امر سے بنتا ہے امر کے آخر مین الف زیادہ کرنا ہوتا ہے پھر لفظ نیدن لگا دیا جاتا ہے جیسے خفتن سونا خواب سو خوابانیدن سُلانا خوردن کھانا خور کھا خورانیدن کھلانا جب مصدر متعدی بن گیا تو پھر اوس سے مثل مصادر اصلی کے تمام صیغے معمولی قواعد مقررہ کے بموجب نکلین گے ✣

نظم

لازم کو آپ اگر متعدی بنایئے ۔۔۔ آخر مین امر کے الف اول لگایئے
اور اوسکے بعد کیجیے نیدن کو ستنزا ۔۔۔ یہہ ہے طریق تعدیہ ہٰذا ہُوَ المُراد

قاعدہ

باید اور تواند دو مضارع ہین باید بایستن سے اور تواند توانستن سے سو ان دو مضارع کے بعد اگر صیغہ ماضی مطلق ہو تو مصدر کے معنی دیا کرتا ہے جیسے باید رفت یعنی جانا چاہیے اور تواند کرد کرنا ممکن ہے [illegible]



بیان حروف

الف چہہ قسم کا ہے ٭

(۱) الف دعائیہ صیغہ واحد غائب مضارع کی دال سے پہلے الف زیادہ کیا جائے تو استمرار کے معنی پیدا ہوتے ہین اور دعا مین مستعمل ہوتا ہے جیسے کناد شواد دہاد لیکن بودن سے بود مضارع مین الف دعائیہ لگایا جائے تو باد کہا جائیگا نہ بواد ۔

(۲) الف فاعل امر کے آخر مین آتا ہے اور امر کو بمعنی فاعل کر دیتا ہے گویا دانا بینا بمعنی گوینده کہنے والا داننده جاننے والا بیننده دیکہنے والا

(۳) الف قسم جسکی قسم کہاوین اوسکے آخر مین لگایا جاتا ہے جیسے حقا یعنے خدا کی قسم ۔

(۴) الف ندا جسکو پکارین اوسکے آخر مین ہوتا ہے جیسے کریما خدایا بمعنی اے کریم اے خدا ۔

(۵) الف بمعنی با جیسے شباشب لبالب رنگارنگ گوناگون بمعنی شب بشب لب بلب رنگ برنگ گون بگون ۔

(۶) الف بمعنی واو عاطفہ جیسے تگاپو یعنی تگ و پو ۔

ب ست طرح کی ہے ٭

اول باے الصاق جسکے معنی ساتھہ کے ہوتے ہین اور صرف ب اور لفظ با دونون کے ایک معنی ہین مثلاً با بدان منشین۔

دوم باے سبب جیسے ٭ زنده است نام فرخ نوشیروان بعدل ٭ یعنی بسبب عدل۔

سوم باے ظرف جسکے معنی بیچ اور مین کے ہون اور یہہ ب ہم معنی لفظ در کے ہے کہ اوسکے معنی بہی بیچ اور مین کے ہوتے ہین اور اسی واسطے جب کسی لفظ کے اول مین ب ہو اور آخر مین در یا اندر تو ایک زیاده ہوتا ہے جیسے ٭ بدریا در منافع بیشمار است ٭

چہارم باے علو جسکے معنی اوپر کے ہون اور اسصورت مین ب ہم معنی لفظ بر ہوگی اور جب کسی کلمہ کے اوپر ب ہو اور آخر مین بر تو ایک زیاده ہوگا جیسے یکے را بسر بر نہد تاج بخت ٭ دگر را بخاک اندر آرو زتخت ٭

پنجم باے قسم جیسے بخدا بسرِ تو بجانِ تو۔

ششم ب بمعنی طرف جیسے رو بصحرا نہاد یعنی جنگل کی طرف مونہہ اوٹھایا ٭

ہفتم بمعنی براے جیسے چون بہ نماز برخاستند آمی براے نماز برخاستند یعنی نماز کے لیئے اُٹھے ٭

ت اردو مین واحد حاضر کو تو کرکے بولتے ہین اس تو کو فارسی مین تو کہتے ہین اردو کی تو مین واو معروف ہے فارسی کی تو مین صرف ضمہ معدولہ

اور اس فارسی تو کا مخفف ت ہے جب اسم یا فعل کے آخر مین یہہ ت
ہو تو ساکن ہوگی جیسے گومیت رویت جانت اسکے سوا اور طرح پر
استعمال اس ت کا نہین ہوتا ٭

چ اسی کو جیم فارسی کہتے ہین جیسے گ کو کاف فارسی اور ژ کو
ژاے فارسی اسواسطے کہ عربی مین چ اور گ اور ژ نہین ہوتی بلکہ فارسی زبان
کے ساتھہ مخصوص ہین چ دو قسم کی ہے مفتوح یعنی زبر والی جیسے چَہ اور مکسور
یعنی زیر والی جیسے چِہ زبر والی چ تصغیر کے واسطے ہوتی ہے جیسے باغچہ اور
زیر والی دو قسم کی ہوتی ہے استفہامیہ جسکے معنی ہوتے ہین کیا جیسے
چہ میگوید دوسری سببیہ جیسے فلان کس از خدمت معزول شد چہ مرتشی بود
یعنی فلان شخص نوکری سے موقوف ہوا اسواسطے کہ رشوت لیا کرتا تہا کہ یہان
رشوت کا لینا موقوف ہونے کا سبب ہے ٭

ش عام واحد غائب کی ضمیر ہے اور جب ضمیر ہوگا تو اوسکے پہلے
زبر ہوگا اور کبہی علامت حاصل مصدر ہے اس حالت مین اوسکے پہلے زبر ہوگا

ک اسم کے آخر مین تصغیر یا تحقیر کے واسطے لگا دیا جاتا ہے جیسے
مرغک مردک یہہ کاف ساکن ہے اور کاف مکسور جملہ کے پہلے ہوتا ہے
کبہی واسطے بیان کے جیسے عرض می دارد کہ بندہ قرین عافیت ہستم
کبہی واسطے سبب و علت کے مثلاً زید انعام یافت کہ درہم سبقان خود

گوسے سبقت برد اور کبھی کاف مکسور استفہام کے واسطے ہوتا ہے

استفہام کے لفظ کہ چہ کدام کجا کے چند چون چگونہ چرا۔ کہ چہ

دونون استفہام کے واسطے ہوتے ہین لیکن کہ سے ذوی العقول کو

پوچھتے ہین اور چہ سے غیر ذوی العقول کو اور کدام سے دونون کو اور

کجا استفہام مکان کے واسطے اور کے استفہام زمان کے لیئے اور چند استفہام

شمار اور چون و چگونہ استفہام کیفیت و چرا استفہام سبب کے لیئے جیسے

کی آمدی و کجا بودی و چہ نام داری و کدام کتاب میخوانی و از کہ درس میگیری

و چند صفحہ یاد داری و چگونہ یاد گرفتی و چرا با ما بحث نکنی۔ لفظ کہ و چہ مین جب

است لگایا جائے تو کسرہ کی جگہہ ی ظاہر ہوتی ہے جیسے کیست و چیست یعنی کہ است و چہ است

م ضمیر واحد متکلم ہے اور اعداد کے آخر مین نسبت کے واسطے لگایا

جاتا ہے جیسے یکم دوم دہم وغیرہ اور اس کے پہلے ضمہ ہوتا ہے ❊

ن مفتوح واسطے نفی کے آتا ہے کرد کیا نہ کرد نہین کیا اور صرف ن

اور لفظ نہ دونون کے ایک معنی ہین ن کا زبر ظاہر کرنے کو آخر مین ہ

لگا دیجاتی ہے ❊

و عطف کے واسطے ہوتا ہے اردو مین اسکے معنی اور کے ہین اور واو

کے پہلے اسم ہو یا فعل وہ معطوف علیہ کہا جاتا ہے اور واو کے بعد جو ہو

معطوف۔ پڑھنے مین واو کو ظاہر نہین کرنا چاہیئے معطوف علیہ کے حرف

آخر پر ضمّہ پڑہنا کافی ہے جیسے من و تو کو منُ توُ پڑہتے ہین ٭

ہ دو ماضیان یکے بعد دیگرے بے حرفِ عطف آوین تو پہلے ماضی کے آخر مین ۂ لگائی جاتی ہے اور اوس سے ترتیب سمجھی جاتی ہے جیسے سلام کردہ نشست سلام کرکے بیٹھا یعنی پہلے سلام کیا پھر بیٹھہ گیا یہہ تم پہلے پڑہ چکے کہ ماضی مطلق کے آخر مین ۂ لگانے سے مفعول بن جاتا ہے اور کبھی آخرِ ماضی مین بھی ہاے زائد لگا دیجاتی ہے اسصورت مین اوس سے معنی ماضی پر کچھہ بھی اثر نہین ہوتا۔

ی دو قسم کی ہے معروف جسکے پہلے کسرۂ واضح ہو دوسری یاے مجہول جسکے پہلے کسرۂ معدولہ ہو۔ یاے معروف آخر اسم مین نسبت کے واسطے لگائی جاتی ہے جیسے لاہوری ہندوستانی پنجابی آدمی اور اسم صفت یعنی وہ اسم جنمین صفت کے معنی پیدا ہون اوسکے آخر مین یاے معروف لگائی جاے تو مصدر کے معنی ہوجاتے ہین اور اُس ی کو یاے مصدری کہتے ہین جیسے خوبی بدی سازگاری بینائی خوشی بیہوشی کمی بیکاری اور مصدر کے آخر مین یاے معروف لیاقت کے معنی پیدا کرتی ہے جیسے کشتنی و گردن زدنی و خوردنی یعنی قتل کرنے کے لائق گردن مارنے کے لائق کہانے کے لائق یاے مجہول اسم کے آخر مین ایک کے معنی پیدا کرتی ہے اور اوسکو یاے وحدت کہتے ہین جیسے بادشاہے ایک بادشاہ مردے ایک مرد زنے ایک عورت

اور کبھی آخر اسم مین یاے مجہول اسبات کے ظاہر کرنے کیلئے ہوتی ہے کہ وہ اسم غیر معین ہے ایسی ی کو یاے تنکیر کہتے ہین جیسے کہے کوئی شخص دلے کوئی دل اور کبھی آخر اسم مین یاے مجہول سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ آگے جو جملہ واقع ہے وہ اوس اسم کی صفت ہے جیسین یاے مجہول لگی ہوئی ہے مثلاً بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست۔ کہ یہان کہ او روادارد الخ جملہ بادشاہ کی صفت ہے ایسی ی کو یاے موصولہ کہتے ہین اور اس ی کی شناخت یہہ ہے کہ اسکے بعد جملہ ہوتا ہے جو کہ سے شروع کیا جاتا ہے +

ان جمع کی علامت ہے لیکن جاندار چیز کو الف نون ملاکر جمع بناتے ہین جیسے مردمان گاوان خران اور بے جان چیز کو لفظ ہا لگا دینے سے جیسے آسمان ہا کوزہ ہا خشت ہا۔ اور بعض الفاظ کی جمع اس قاعدہ کے خلاف بھی آتی ہے جیسے من کی جمع ما اور تو کی جمع شما او کی جمع اوشان +

تا ایک حرف ہے جس سے انتہا کسی وقت یا فاصلہ کی معلوم ہوتی ہے اور جسکے معنی اردو مین تک ہین جیسے از دہلی تا بنارس یعنی دہلی سے بنارس تک اور کبھی علت اور سبب پر آتا ہے جیسے صبحدم برخیز تا پیش از ہمہ بدر رسندگی اور کبھی تا حرف شرط ہوتا ہے مگر وہ شرط بوقت سے متعلق ہو جیسے تا تو مین می رسی من بخدا می رسم +

را بمعنی کو علامت مفعول ہے اور مفعول کے آخر مین ہوتا ہے من اور تو
دو لفظ ہین کہ اونکے آخر مین را علامت مفعول لگانے سے دونون مین
تخفیف کردیجاتی ہے من کا نون اور تو کا واو حذف ہوجاتا ہے جیسے مرا اور ترا
مر حرف تخصیص ہے جیسے منت مر خدائے را یا مرا و را رسد کبریا و منی —
بر کے معنی ہین اردو مین اوپر ٭

تر تفضیل کے لئے ہوتا ہے جیسے بدتر بہتر خوشتر ٭

ستان اور زار اور دان حروف ظرفیت ہین جیسے گلستان بوستان گلزار
مرغزار قلمدان ٭

ناک اور گین اور انہ اور مند اور ور اور وار حروف نسبت ہین جیسے نمناک
غمناک ماہانہ سالانہ خردمند نیازمند ہنرور گنجور شاہ وار بندہ وار ٭

بان حرف حفاظت ہے جیسے فیلبان کشتیبان ٭

چون ہرچند تا اگر سب حروف شرط ہین چند شمار اور تا وقت سے مخصوص ہے
چہ ہمچو چون ہمچون چنان ہمچنان چنین ہمچنین بسان وار مانند سب حروف
تشبیہ ہین چنان مرکب ہے چون اور آن سے اور چنین چون اور این سے ٭

ہم اور نیز بھی واو کے علاوہ دو حرف عطف ہین جنکے معنی ہین بھی آن این
او اسماے اشارہ ہین این سے قریب کی طرف اشارہ کرتے ہین اور آن
اور او سے بعید کی طرف لیکن اتنا فرق ہے کہ آن اکثر بے جان کی

طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے آن کتاب اور آوسے جاندار کی طرف جسکی طرف اشارہ کرین اوسکو مشارٌ الیہ کہتے ہین جب اسماے اشارہ پر ب لگائی جائے تو کبھی دبہی زیادہ ہو جاتی ہے جیسے بدان بدین بدو۔ این اور آو پر جب بر یا در یا از آوے تو الف نہین لکھا جاتا جیسے برین و برو دین درو ازین ازو فرا کے معنی آگے اور فرو کے معنی نیچے جیسے فراتر اور فروتر اور کبھی دونون زیادہ بہی ہوتے ہین جیسے فراگرفت اور فروگرفت ٭

اضافت

جب دو اسمون مین کسی طرح کا تعلق ہو تو وہ تعلق اسطرح ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک اسم کے حرفِ آخر کو زیر دیا جاتا ہے مثلاً کتابِ زید اس مثال مین کتاب اور زید مین ایک تعلق ہے وہ یہہ کہ کتاب زید کا مال ہے اور زید کتاب کا لک ہے پس یہہ تعلق صرف کتاب کی ب کو زیر دینے سے سمجھا جائیگا اور یہہ زیر اضافت ہے اور کتاب مضاف اور زید مضاف الیہ ہے یہی زیر کبہی ہمزۂ مکسور اور کبہی یاے مکسور کی صورت مین بہی ہوتا ہے یعنی جن کلمات کے آخر مین ہاے ماقبل مفتوح ہو جیسے بندہ اور خستہ اور گفتہ وغیرہ انکی اضافت ہمزۂ مکسور سے ہوتی ہے مثلاً بندۂ حلقہ بگوش یا خستۂ گرسنگی یا گفتۂ عالم اور جن کلمات کے آخر مین الف ہو یا واو ماقبل مضموم ہو اونکی اضافت یاے مکسور کی صورت مین

ہوتی ہے جیسے خوے نیک روے خوب خداے خلق جفاے دشمن جب تعلق
مدار اضافت ہوا تو تعلق بہت قسمونکے ہین اور ہر ایک تعلق کی خصوصیت سے
اضافت کی جدا جدا قسمین ہین جیسے پدرِ زید - انگشتریِ زر - شمشیرِ آہن -
باشندگانِ دہلی - ملازمِ ریل - کوزۂ آب - مصاحبِ بادشاہ وغیرہ اردو بولی
مین کا کی کے اضافت کی جگہہ بولا جاتا ہے لیکن اردو کے محاورہ مین مضاف الیہ
کو پہلے بولتے ہین اوسکے بعد علامت اضافت اوسکے بعد مضاف جیسے زید کا
باپ - سونے کی انگوٹھی - لوہے کی تلوار - دہلی کا رہنے والا - اوپر بیان
ہوا ہے کہ فعل کے تعلق سے فاعل اور مفعول مین ایک صفت پیدا ہوتی ہے اور
اسی صفت کے اعتبار سے فاعل کو آیندہ زنندہ روندہ خوابندہ کہتے ہین اور
مفعول کو آوردہ زدہ رفتہ خفتہ اور جسطرح فعل کا تعلق فاعل و مفعول مین ایک
صفت پیدا کرتا ہے حالتون کا تعلق صاحب حالت مین ایک صفت پیدا کرتا ہے
جیسے خوب صورت بد صورت اور جب فاعل یا مفعول یا صاحب حالت کو اس
صفت کی خصوصیت کے ساتھہ بیان کرنا ہو تو فاعل یا مفعول یا صاحب حالت
کو اس صفت کی طرف اضافت کر دیتے ہین جیسے نوشیروانِ دادگر - دادگر
ایک صفت ہے جسکے معنی ہین منصف اور نوشیروان کے ساتھہ اوسکو ایک
تعلق ہے وہ تعلق اضافت سے مفہوم ہوتا ہے ایسی اضافت مین مضاف
موصوف ہے اور مضاف الیہ صفت اور اس اضافت کے معنی اردو بولی

ہین کی کا نہین ہوتے جیسے مادرِ مہربان - پدرِ بزرگوار - استادِ شفیق وغیرہ روزمرّہ کی گفتگو مین جو اضافتین استعمال کی جاتی ہین اونکا سمجھ لینا توچندان دشوار نہین لیکن اونچے درجہ کے تعلق اور دور کی نسبت سے شاعرون اور انشاپردازون نے صدہا قسم کی اضافتین استعمال کی ہین جن سے صرف نازک خیال آدمی لطف اوٹھا سکتا ہے فارسی خوان لڑکے شروع سے اضافت پر لحاظ نہین رکھتے اسیواسطے اس خصوص مین اونسے بہت غلطی واقع ہوا کرتی ہے اور ہمیشہ اونکا پڑہنا فک اضافت کے عیب سے خالی نہین ہوتا عبارت جو بے قیدِ اضافت پڑہی جاتی ہے نہایت بے نمک اور بدمزہ ہوتی ہے - فک اضافت ایک مکروہ غلطی ہے جس سے ہمیشہ بچنا چاہئے خاص لفظ البتہ ہین جنہین فک اضافت جائز ہے مثلاً لفظ صاحب کہ اوسکو صاحب خانہ بے اضافت بہی سنا گیا ہے - آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد + در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را + اسیطرح بعض الفاظ جنکے آخر مین ہاے مختفی ہو اونہین بہی فک اضافت سنا گیا ہے انکے سوا اور جگہہ فک اضافت ہرگز جائز نہین - چند مصدر نیچے لکھے جاتے ہین انکے معنی بتاؤ اور انہین مصادر لازم کو مصادر متعدی سے جدا کرو -

آموختن - آگاہیدن - آزردن - آغازیدن - افراختن - بایستن - بودن باختن - بودن - پرداختن - تاختن - توانستن - جستن - جُستن - خواہیدن

خواستن - دریدن - دمیدن - ربودن - رمیدن - زدن - ساختن -
شکستن - فریفتن - کاستن - گرفتن - گشتن - مالیدن - مردن - نمودن -
ورزیدن - یافتن + اور انہین مصادر کے وہ صیغے جو ذیل مین پوچھے جاتے
ہین بتاؤ یعنی آموختن سے صیغۂ واحد حاضر مضارع اور صیغۂ جمع متکلم مستقبل
مجہول آگاہیدن سے صیغۂ واحد متکلم ماضی تمام مجہول اور صیغۂ واحد حاضر امر مجہول
آزردن سے صیغۂ واحد حاضر نہی معروف اور صیغۂ جمع حاضر حال مجہول -
افراختن سے صیغۂ جمع اسم فاعل اور صیغۂ متکلم ماضی تمنائی مجہول بایستن سے
صیغۂ واحد غائب ماضی تمام معروف (اس مقام پر لڑکون کو سمجھا دینا چاہئے
کہ گو اس مصدر کا مضارع باید آتا ہے مگر خود مضارع کے باقی صیغے اور جتنے
صیغے مضارع سے بنائے جاتے ہین سُنے نہین گئے) بودن سے صیغۂ
جمع غائب مستقبل (مثل بایستن کے اس مصدر کا بھی حال ہے) بردن سے
صیغۂ جمع متکلم حال مجہول اور صیغۂ جمع اسم فاعل تاختن سے صیغۂ واحد
حاضر مضارع اور صیغۂ واحد اسم مفعول جستن سے صیغۂ جمع حاضر مضارع
اور صیغۂ جمع غائب مستقبل جستن سے صیغۂ جمع حاضر مضارع اور صیغۂ جمع غائب مستقبل
خواستن سے صیغۂ واحد متکلم مستقبل معروف اور صیغۂ جمع حاضر حال معروف -
ربودن سے صیغۂ جمع حاضر نہی معروف اور صیغۂ جمع غائب ماضی احتمالی مجہول -
زدن سے صیغۂ جمع غائب مضارع معروف اور صیغۂ متکلم ماضی بعید مجہول -

ساختن سے صیغہ واحد حاضر حال معروف اور صیغہ جمع حاضر مستقبل مجہول

شکستن سے صیغہ واحد حاضر نہی معروف اور صیغہ جمع غائب ماضی مجہول

فریفتن سے صیغہ جمع اسم فاعل اور جمع اسم مفعول اور صیغہ واحد اسم ...

کاستن سے صیغہ جمع غائب امر معروف اور صیغہ واحد حاضر حال مجہول —

گرفتن سے صیغہ جمع غائب نہی معروف اور صیغہ واحد متکلم ماضی مطلق مجہول

گشتن سے صیغہ واحد متکلم مستقبل اور صیغہ جمع ماضی ...

دانستن سے صیغہ متکلم ماضی تمنائی معروف اور صیغہ واحد اسم فاعل —

خوردن سے صیغہ واحد غائب نہی اور صیغہ واحد اسم مفعول —

کردن سے صیغہ جمع متکلم حال معروف اور صیغہ جمع اسم مفعول —

افتادن سے صیغہ جمع اسم فاعل اور صیغہ واحد حاضر مستقبل مجہول —

[illegible] جو ذیل کے شعروں میں جن الفاظ پر خط کا نشان ہے [illegible]

[illegible] کیا ہے —

گر گردون [illegible] چو [illegible] ولیکن آنچه بخود نه پسندی ٭

هر که [illegible] خویش [illegible] آرزو [illegible] طمع [illegible] خوش شد ٭

[illegible] تشنیده گر تو [illegible] —

[illegible] جهان [illegible] است این همه هیچ است چون [illegible]

[illegible] که این هیچ [illegible] ٭

دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست — چه دانی تو ای بنده کار خدای
خاک شو پیش از آن که خاک شوی — ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار
در همه کار مشورت باید — کار بی مشورت نکو ناید — بر لب جوی نشین و
گذر عمر ببین — این اشارت ز جهان گذران ما را بس — چون کنم خود
کرده ام خود کرده را تدبیر چیست — تکلف گر نباشد خوش توان زیست
هر که میل گنج دارد رنج می باید کشید — هر چه گیرید مختصر گیرید — گر زمین را
به آسمان دوزی ٭ ندهندت زیاده از روزی ٭ آنچه نصیب است هم می رسد
ورنه ستانی به ستم هم نرسد — اگر خار کاری سمن ندروی — هر آنکه تخم بدی
کشت و چشم نیکی داشت — دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست — آنچنان
زی که بعد مردن تو — همه نالان بوند و تو خندان — تا توانی درون کس
مخراش — اندرون از طعام خالی دار — تا در او نور معرفت بینی — تهی
از حکمتی بعلت آن — که پری از طعام تا بینی — چون خدا خواهد که پرده کس درد
میلش اندر طعنهٔ پاکان برد — اگر روزی بدانش برفزودی — ز نادان
تنگ تر روزی نبودی — بنادان آنچنان روزی رساند — که دانا اندران
حیران بماند — در عمل کوش هر چه خواهی پوش — تاج بر سر نه و علم بر دوش
نصیحت کنمت بشنو و بهانه مگیر — که هر چه ناصح مشفق بگویدت بپذیر — تو پاک باش
برادر مدار از کس باک — زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ ٭

چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش — [illegible] افشاند [illegible]

نکویی بجای یاران فرصت شمار یارا — [illegible]

شفقت [illegible] بزرگی بایدت بخشندگی کن — که دانه تا نیفشانی

نروید — گاوان و خران باربردار — به ز آدمیان مردم آزار — چرا کاری کند

عاقل که باز آید پشیمانی — دیده انصاف چو بینا بود — [illegible] چه که بینا بود

چشم هنر بین بود از عیب پاک — [illegible] عیب کنندان چه باک — چشم بداندیش

که برکنده باد — عیب نماید هنرش در نظر — آنرا که بدست لطف برداشته

بجا [illegible] یکبار [illegible] بر خاک — [illegible] نکویی بجای [illegible] کنند باز — [illegible] بدی

[illegible] — امروز هستی از بد و از نیک بی خبر [illegible]

[illegible] علم و هنر است — [illegible]

[illegible] است — اگر دامن [illegible] فارغ باش — [illegible]

هیچ [illegible] — [illegible]

دنیا [illegible] نفس [illegible] دل [illegible]

خود را [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

بدخل وخرج خود ہر دم نظر کن - چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن - ہمت
بلند دار کہ پیشِ خدا وخلق - باشد بقدر ہمتِ تو اعتبارِ تو - سعدیا مردِ نکونام
نمیرد ہرگز - مردہ آنست کہ نامش بنکوئی نبرند - از ہنرِ خویش کشا سینہ را -
ما یہ مکن نسبت دیرینہ را - از پدر مردہ ملاف اے جوان - گر نہ سگی چون خوشی
از استخوان - راز مکشائے بہر کس کہ درین مرکزِ خاک - سیر کردیم بسے محرمِ
اسرار نبود - چنین گفت دانائے آموزگار - مکن ہر کہ بد بینی از روزگار -
جنگ وصلح بے محل ناید بکار - جائے گل گل باش جائے خار خار - علاج واقعہ
پیش از وقوع باید کرد - دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست - بہ پیری
رسیدم در اقصائے یونان - بدو گفتم اے آنکہ با عقل وہوشی - ز مردم چہ جستہ
بہر حال گفتا - اگر راست پرسی خموشی خموشی - چند گردی گردِ عالم بہرِ زر -
بیش گرد د زر شود غم بیشتر - کاسۂ چشم حریصان پُر نشد - تا صدف قانع
نشد پُر در نشد - دشمن دانا کہ غمِ جان بود - بہتر از ان دوست کہ نادان بود
رہِ نیک مردانِ آزادہ گیر - چو استادۂ دستِ افتادہ گیر - بوستانِ دہر را
برگ ونوائے کس ندید - چہرۂ اقبال از رنگِ وفائے کس ندید - بر فریب آبادِ
گیتی اعتماد از عقل نیست - زان کز و پر فتنہ تر محنت سرائے کس ندید - خاطرِ
محنت زدگان شاد کن - وز شب محنت زدگی یاد کن - جانِ من ہر چیز را با اصلِ خود
باشد رجوع - ما چو از خاکیم آخر خاک میباید شدن - تلطف کن کہ ہر کاریکہ صعب ا

بشری و مدارا می توان ساخت ... شیرین زبانی و لطف و خوشی — توانی که
پیلی بموی کشی — بر گنه کار چون سعدی قادر — عفو را شکر نعمت خود ساز
دو چیز حاصل عمر است ... نام نکو — چو زین دو درگذری کل من علیها فان
با مردم ... باید بود — و ... باید بود — و ... باید بود — مفتون مباش
... باید ... خود نمی باید بود — ... گنج قناعت جو کنج عافیت بین
... دل ... بهره ... چو حافظ در قناعت کوش از دنیا و
... که ... دو نان ... ندارد — ... آنچنان ... فروزد
... تا ... آن ... باشد ... دولت دنیا که تمنا کند — با ... وفا کرد که با ما کند
... جهان ... شرف دارد — که ... خود ... ناید
خوش آمدی ... بهرکس — تا ... همه
جهد کن ... جهان ... دل اندر جهان آفرین بند و بس —
از خدا ... در ... که دل ... در تصرف اوست — چون
... نیاری ... ادب
از ... چندان ... که
... از ... گفته ... لیکن ...
... دار ... خواب
... ۱۸۸

خاتمہ

استاد کو چاہیے کہ لڑکون کو اِن جملون کے معنی حرف بحرف سمجھا دے اور محاورہ اُردو مین جس حرف کے معنی اوسکی جگہہ نہین بلکہ دوسرے مقام پہ کہے جاتے ہین بخوبی ذہن نشین کردے۔ مثلاً یہہ کہ از کے معنی اوس کلمہ کے بعد کہے جاتے ہین جو از کے بعد ہو بشرطیکہ وہ کلمہ مضاف نہو اور نہ معطوف علیہ اور نہ ایسا اسم اشارہ ہو جسکا مشارٌالیہ اوسکے بعد واقع ہو ورنہ مضاف الیہ اور معطوف اور مشار الیہ کے بعد کہے جائین گے جیسے از خدا کے معنی ہین خدا سے یعنی از کے معنی سے لفظ خدا کے بعد نکلے لیکن۔ بہ ز آدمیانِ مردم آزار مین ز کے معنی لفظ آدمیان کے بعد نہین نکلین گے اسواسطے کہ آدمیان مضافِ موصوف ہے اور مردم آزار اوسکی صفت واقع ہے پس یون کہنا ہوگا بہتر آدمیون آدمی کے ستانے والے سے یا کہ از شفقت او مین یون کہنا ہوگا کہ تکلیف اوسکی سے۔ یا از دست و زبانِ کہ بر آید۔ کز عہدہ شکرش بدر آید۔ یہان پہلے از کے معنی کاف استفہام کے بعد اور دوسرے از کے معنی جو مخفف ہو کر کہ سے ملگیا ہے ش کے بعد کہنے ہونگے یا مثلاً از ین کس چہ خواہی مین از کے معنی لفظ کس کے بعد کہنے ہونگے یعنی اس شخص سے تو کیا چاہتا ہے۔ لڑکون کو در کے معنی عموماً بیچ پڑہائے

جاتے ہین اور عبارت فارسی مین جس جگہہ پر واقع ہوتا ہے اردو مین بھی
اوسکے معنی وہی کہے جاتے ہین لیکن اگر تک کے معنی شروع سے ہو بتائے
جائین اور سمجھا دیا جاوے کہ آخر کی طرح اگلے کلمہ کے بعد نکلتے ہین تو محاورہ
اردو سے بہت مطابق ہوے را کے معنی نہین بتائے جاتے ہین لیکن اس
لفظ مین فصیح اردو سے متروک سا ہو گیا ہے التزام سے را کے معنی
کو بتائے جائین — اضافت کے تذکرہ مین اسکا بیان ہو چکا ہے کہ اس
خصوص مین محاورہ فارسی بالکل محاورہ اردو کے خلاف ہے لیکن بعض معلم
محاورہ فارسی کی تقلید کر کے عبارت فارسی کی ترتیب پر معنی بتایا کرتے ہین
مثلاً کتاب زید کے معنی محاورہ اردو مین زید کی کتاب ہین مگر بعض معلم بتاتے ہین
کتاب زید کی جسمین دونون زبانون مین محاورہ کا بڑا اختلاف دیکھکر بہی دہشت
ہوتی ہے اور یہہ دہشت مدت تک اونکو دوسری زبان سے آشنا نہین
ہونے دیتی بڑا عمدہ طریقہ دوسری زبان کی تعلیم کا یہہ ہے کہ معلم اہتمام
کرے کہ جہانتک اوس سے ہو سکے اوس زبان کے محاورون کو
زبان ہندی کے محاورون کے پیرایہ مین اوسکو سمجھائے تاکہ مبتدی دونون زبانون
کے اختلاف محاورہ پر غور کر سکے اور اگر فارسی کے ساتھ اردو کا محاورہ بھی
بتلایا جاتا ہے تو اوسکا یہہ مطلب ہے کہ مبتدی کو دونون زبانون کے
محاورون کا فرق نظر مین دکھایا جاتا اور وہ اپنے محاورہ کو دوسری زبان

محاورہ مین ادا کرنے پر کیونکر قادر ہوگا لیکن اگر صرف اسی قدر کیا جائے کہ ایک جملۂ فارسی کے معنی بامحاورہ جملۂ اُردو مین بتا دئے جائین تاہم مبتدی کے حق مین مفید نہوگا ایسا بتانا تو گویا مبتدی کو بمنزلہ مطلب سمجھانے یا لازم معنی بتانے کے ہوگا مبتدی کی استعدادِ زبان دانی کو اس سے ہرگز ترقی نہوگی بلکہ بہتر یہہ ہے کہ مبتدی کو پہلے لفظی معنی بتائے جائین اور پہر اوسکو سمجھا دیا جائے کہ دیکھو یہہ کیسی نامربوط اُردو ہے اور پہر اوسکو بامحاورہ اُردو مین معنی بتائے جائین تاکہ اوسکو اختلاف پر تنبہ ہو جن لڑکون کو اس طرز پر تعلیم کی گئی اونکو فارسی مین ادائے مطلب پر بہت جلد قدرت حاصل ہوئی اور مضمون اُردو کو ایسی اچھی طرح فارسی مین ادا کرنے لگے کہ اونکی معلومات پر نظر کرنے سے ایسا درست ترجمہ ہر ایک کو موجب تعجب ہوتا تہا علاوہ اسکے متعلم کی معلومات ہمیشہ معلم کے پیش نظر ہوتی ہے خصوصاً جبکہ مبتدی ہو پس ابتدا سے معلم اُردو کے سلیس سلیس چہوٹے چہوٹے جملے شاگرد کو بتا دیا کرے جسکے مفردات کی فارسی اوسکو معلوم ہے اور شاگرد ہر روز ایسے ایسے دو چار جملون کا فارسی مین ترجمہ کیا کرے اور معلم اصلاح دیا کرے اور اس ترجمہ و اصلاح کی ایک کتاب شاگرد کے پاس بقید تاریخ رہنی چاہیے اُستاد کی اصلاح سُرخی سے ہو تاکہ مبتدی کو اشتباہ واقع نہو اور اگر لڑکون کے ساتھ معلم فارسی مین بات چیت بہی کیا کرے اگر ہر وقت نہین تو دو چار منٹ

لڑکون کو نہایت سود مند ہوگا القاب و آداب وغیرہ کی مشکل عبارتین جو
ہمیشہ خطوط کے شروع مین لکھنے کا دستور ہوگیا ہے ہرگز ہرگز مبتدیون کو تعلیم
نکیجائین اسواسطے کہ مبتدیون کو ان الفاظ کے معنی کا سمجھنا بہت دشوار ہوتا ہے
اور بے سمجھے کسی لفظ کا استعمال بڑی زبون بات ہے جس سے ذہن کند
ہوتا ہے — حضرت بندہ — قبلۂ بندہ — برادر صاحب — صاحب من —
مہربان من — عزیز من — اسطرح کے چھوٹے چھوٹے القاب مبتدیون کو
بتائین جس طرز پر فی زمانتا ہمارا تعلیم ہوتی ہے اوسمین ایک بڑا نقص یہ
دیکھا جاتا ہے کہ کسی بات مین متعلم سے خود وخوض نہین کرایا جاتا ذرا شاگرد
رکا اور معلم نے لقمہ دیا حالانکہ جو بات شاگرد خود نکال سکتا ہو ضرور ہے کہ
اوسی سے نکلوائی جائے کہ اسمین بہبود لڑکے کی ہے اوستاد کی طبیعت اون پر کی جیسے تشخیص
ہوتی ہے اور اگر استاد دیکھے کہ شاگرد کی طبیعت اوسی بحث کیطرف منتقل ہو رہی ہے تو
تاہم مدد کے طریقہ پر اشارتاً کچھ بتا اسکا دینا چاہئے نہ یہ کہ بالکل اوسکو بتا دیا
جائے اسطرح مدد کرنے کے ساتھ پڑھانے سے لڑکون کے ذہن وحافظہ
خوب ترقی ہوتی ہے اسکے واسطے مطالعہ کا طریقہ بہت بہتر ہے وہ یہ کہ پڑھنے
سے پہلے لڑکے اگلا سبق خود دیکھ لیا کرین اور بہت اوسکی حالت مین شاید
بہتر مناسب ہوگا کہ معلم مطالعہ سے پہلے اون لفظون پر نشان جو مشکل کردے
جو متعلم خود نکال لیجا سکے اور [illegible] لڑکون سے مطالعہ کرنے سے پیشتر اون ایک ساتھ

خاص کرکر کہا ہے یہہ غلطی ہے علی قدر استعداد سب کے واسطے مطالعہ ہے
مبتدی ہو یا منتہی مبتدی ہمیشہ اُستاد کی زیادہ توجہہ کے محتاج ہوتے ہین اور
اُستادون کا یہہ حال ہے کہ جو اونکی توجہ کے زیادہ محتاج ہین اونہین سے زیادہ
بے توجہی کرتے ہین اکثر دیکہا جاتا ہے کہ چہوٹی جماعتون کو اونچی جماعتونکے لڑکے
پڑہا دیا کرتے ہین اُستاد ہفتون ہی خبر نہین لیتے اُستادون کی یہہ بیخبری مبتدیون
کا بڑا نقصان کرتی ہے مدرس کو چاہئے کہ مبتدی جماعتون کو خود باالتزام سبق
دیا کرے اور جہانتک اوسکی فرصت مساعدت کرے زیادہ وقت اونکی تعلیم مین
صرف کرے جسقدر تحقیق کے ساتہہ مبتدی کو تعلیم کیجائے گی اوسی قدر جلد مبتدی
کی استعداد کو ترقی ہوگی اگر ایک مختصر سا نصاب مثلاً نصاب خسرو مبتدی کو
خوب طرح یاد ہوا اور چند قاعدے جو اس سالہ مین جمع کیے گئے ہین سمجہا کر ستحفظ کرادئے
جائین اور اون قاعدون کا استعمال اِن چند اشعار فارسی مین جو اوپر مرقوم
ہوئے مبتدیون کو دکہا دیا جائے تو میرا گمان یہہ ہے کہ اس سے مبتدی کو ضرور
اِتنی استعداد حاصل ہوجائیگی کہ وہ سلیس فارسی عبارت کا صحیح ترجمہ کرلیگا بلکہ شاید
آسان فارسی بہی صحت کے ساتہہ لکہنے لگے اور تجربہ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ اگر
اچہی طرح تعلیم ہو اور متعلم بہی مادۂ قابل رکہتا ہو تو اتنی استعداد صرف چہہ مہینے مین
حاصل ہوجاتی ہے فقط

تمت